

قَالَ اللَّهُ: لَا يَسْفِقُونَ مِنْ رَحِيقِ مَخْتُومٍ (الفلق)

الرحيق المختوم

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ
سیرت نگاری کے عالمی مقابلہ میں اول آنے والی عربی کتاب کا
— اردو ترجمہ —

ترجمہ و تصنیف

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری

المکئبة السلفية

شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۲	ولادت باسعادت اور حیات طیبہ کے چالیس سال	۱۳	مہینہ شہ
۸۲	ولادت باسعادت	۱۶	شہ ربیع سوم (عربی)
۸۲	بنی سعد میں	۱۹	جس خط
۸۶	واقعہ شق صدر	۲۲	جس مولا
۸۶	مال کی آغوشِ محبت میں	۲۶	جس سرگزشت
۸۶	دادا کے سایہ شفقت میں	۳۱	جس تمنا کے بارے میں (از مولا)
۸۸	شفیق چچا کی کفالت میں	۳۲	مب - محل وقوع اور قریب
۸۸	روئے مبارک سے فیضانِ باران کی طلب	۳۲	مب قریب
۸۸	بھیرا راہب	۳۶	مب ستر
۸۹	جنگِ فجار	۳۳	مب - حکومتیں اور سرداریاں
۸۹	حلف الفضول	۳۳	مب کی بادشاہی
۹۰	جھاکشی کی زندگی	۳۵	مب کی بادشاہی
۹۱	حضرت خدیجہ سے شادی	۳۷	مب کی بادشاہی
۹۲	کعبہ کی تعمیر اور حجرِ اسود کے تنازعہ کا فیصلہ	۳۸	مب کی اہد
۹۳	نبوت سے پہلے کی اجمالی سیرت	۵۲	مب سرزاریاں
۹۶	نبوت و رسالت کی چھاؤں میں	۵۵	مب کی حالت
۹۶	غارِ حرا کے اندر	۵۷	مب - یونان و مذاہب
۹۶	جبریل وحی لاتے ہیں	۶۳	مب میں قریش کی بدعات
۹۷	آغازِ وحی کا مہینہ، دن اور تاریخ (حاشیہ)	۶۷	مب کی بدعت
۱۰۱	وحی کی بندش	۶۸	مب کی بدعت
۱۰۱	جبریل دوبارہ وحی لاتے ہیں	۶۸	مب کی بدعت
۱۰۲	وحی کی اقسام	۷۱	مب کی بدعت
۱۰۳	تبلیغ کا حکم اور اس کے مضمرات	۷۲	مب کی بدعت
۱۰۷	دعوت کے ادوار و مراحل	۷۵	مب کی بدعت
	پہلا مرحلہ:	۷۵	مب کی بدعت
۱۰۸	کاوشیں تبلیغ	۷۶	مب کی بدعت
۱۰۸	خفیہ دعوت کے تین سال	۷۸	مب کی بدعت
۱۰۸	اولین ہجرتِ اسلام	۷۹	مب کی بدعت
۱۱۰	نماز	۸۰	مب کی بدعت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۱	قریش کو اجمالی خبر	۲۲۸	رسول اللہ ﷺ اپنا گھر چھوڑتے ہیں
دوسرا مرحلہ:		۲۲۹	گھر سے غارتگ
۱۱۲	کھلی تبلیغ	۲۳۰	غلامیں
۱۱۲	اخبار دعوت کا پہلا حکم	۲۳۱	قریش کی ہنگ و دو
۱۱۲	قرابت داروں میں تبلیغ	۲۳۲	مدینے کی راہ میں
۱۱۳	کوہ صفا پر	۲۳۸	تبار میں تشریف آوری
۱۱۳	حق کا اشتکاف اعلان اور شریکین کا رد عمل	۲۴۰	مدینے میں داخلہ
۱۱۶	قریش، ابوطالب کی خدمت میں	۲۴۲	منیٰ زندگی
۱۱۶	حجاج کو روکنے کے لیے مجلس شوریٰ	۲۴۳	پہلا مرحلہ:
۱۱۸	معاذ آرائی کے مختلف انداز	۲۴۴	ہجرت کے وقت مدینے کے حالات
۱۱۹	معاذ آرائی کی دوسری صورت	۲۵۲	نئے معاشرے کی تشکیل
۱۲۰	معاذ آرائی کی تیسری صورت	۲۵۲	مسجد نبوی کی تعمیر
۱۲۱	معاذ آرائی کی چوتھی صورت	۲۵۵	مسلمانوں کی بھائی چاڑگی
۱۲۲	ظلم و جور	۲۵۶	اسلامی تعاون کا پیمان
۱۲۰	دارالہجرت	۲۵۹	معاشرے پر معنویات کا اثر
۱۳۱	پہلی ہجرت حبشہ	۲۶۳	بہد کے ساتھ معاہدہ
۱۳۲	دوسری ہجرت حبشہ	۲۶۳	معاہدے کی دفعات
۱۳۵	مہاجرین حبشہ کے خلاف قریش کی سازش	۲۶۵	سرخ کش کش
۱۳۹	ابوطالب کو قریش کی دھمکی	۲۶۵	ہجرت کے بعد مسلمانوں کے خلاف قریش کی
۱۴۰	قریش ایک بار پھر ابوطالب کے سامنے	۲۶۶	فتنہ خیزیاں اور عبداللہ بن ابی سے نامرد پیام
۱۴۱	نبی ﷺ کے قتل کی تجویز	۲۶۶	مسلمانوں پر مسجد حرام کا دروازہ بند کیے جانے کا اعلان
۱۴۲	حضرت حمزہؓ کا قبول اسلام	۲۶۶	مہاجرین کو قریش کی دھمکی
۱۴۵	حضرت عمرؓ کا قبول اسلام	۲۶۶	جنگ کی اجازت
۱۵۲	قریش کا نامزدہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں	۲۶۹	سرایا اور غزوات
۱۵۵	ابوطالب، بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو جمع کرتے ہیں	۲۶۹	نسرۃ سیف البحر
۱۵۶	مکمل بائیکاٹ	۲۷۰	نسرۃ رابغ
۱۵۶	ظلم و ستم کا پیمان	۲۷۰	نسرۃ حسہ
۱۵۸	تین سال شعب ابی طالب میں	۲۷۱	غزوہ ابوا یا وداوان
۱۵۹	صحیفہ چاک کیا جاتا ہے	۲۷۱	غزوہ بُواط
۱۶۲	ابوطالب کی خدمت میں قریش کا آخری وفد	۲۷۲	غزوہ سفوان
۱۶۵	عہد کا سال	۲۷۲	غزوہ ذی الغثیرہ
۱۶۵	ابوطالب کی وفات	۲۷۳	نسرۃ نخلہ
۱۶۶	حضرت خدیجہ جوار رحمت میں	۲۷۹	بدر گبری
			اسلام کا پہلا فیصلہ کن معرکہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۹	غزوے کا سبب	۲۸۳	مکی لشکر کا ارادہ واپسی اور باہمی پھوٹ
۲۶۹	اسلامی لشکر کی تعداد اور کمان کی تقسیم	۲۸۳	اسلامی لشکر کے لیے حالات کی نزاکت
۲۸۰	بدر کی جانب اسلامی لشکر کی روانگی	۲۸۴	مجلس شوریٰ کا اجتماع
۲۸۱	کتنے میں خطرے کا اعلان	۲۸۶	اسلامی لشکر کا بقیہ سفر
۲۸۱	جنگ کے لیے اہل مکہ کی تیاری	۲۸۶	جاسوسی کا امتداد
۲۸۱	مکی لشکر کی تعداد	۲۸۶	لشکر کے بارے میں اہم معلومات کا حصول
۲۸۲	قبائل بنو بکر کا مسئلہ	۲۸۸	بارانِ رحمت کا نزول
۲۸۲	جیش مکہ کی روانگی	۲۸۸	اہم فوجی مراکز کی طرف اسلامی لشکر کی بہت
۲۸۲	قافلہ بچ نکلا	۲۸۹	مرکز قیادت
۲۸۳	مکی لشکر کا ارادہ واپسی اور باہمی پھوٹ	۲۸۹	لشکر کی ترتیب اور شب گزاری
۲۸۳	اسلامی لشکر کے لیے حالات کی نزاکت	۲۹۰	میدان جنگ میں مکی لشکر کا باہمی اختلاف
۲۸۴	مجلس شوریٰ کا اجتماع	۲۹۲	دونوں لشکر آمنے سامنے
۲۸۶	اسلامی لشکر کا بقیہ سفر	۲۹۲	نقطہ صفر اور معرکے کا پہلا ایندھن
۲۸۶	جاسوسی کا امتداد	۲۹۲	مبارزت
۲۸۶	لشکر کے بارے میں اہم معلومات کا حصول	۲۹۵	عام ہجوم
۲۸۸	بارانِ رحمت کا نزول	۲۹۵	رسول اللہ ﷺ کی دعا
۲۸۸	اہم فوجی مراکز کی طرف اسلامی لشکر کی بہت	۲۹۶	فرشتوں کا نزول
۲۸۹	مرکز قیادت	۲۹۶	جوابی حملہ
۲۸۹	لشکر کی ترتیب اور شب گزاری	۲۹۹	میدان سے ایس کا فرار
۲۹۰	میدان جنگ میں مکی لشکر کا باہمی اختلاف	۲۹۹	شکست فاش
۲۹۲	دونوں لشکر آمنے سامنے	۲۹۹	ابوجہل کی اڑ
۲۹۲	نقطہ صفر اور معرکے کا پہلا ایندھن	۳۰۰	ابوجہل کا قتل
۲۹۲	مبارزت	۳۰۲	ایمان کے تابناک نقوش
۲۹۵	عام ہجوم	۳۰۶	فریقین کے مقتولین
۲۹۵	رسول اللہ ﷺ کی دعا		
۲۹۶	فرشتوں کا نزول		
۲۹۶	جوابی حملہ		
۲۹۹	میدان سے ایس کا فرار		
۲۹۹	شکست فاش		
۲۹۹	ابوجہل کی اڑ		
۳۰۰	ابوجہل کا قتل		
۳۰۲	ایمان کے تابناک نقوش		
۳۰۶	فریقین کے مقتولین		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۷	کئے میں شکست کی خبر	۳۴۹	مشرکین کے موقف کی تحقیق
۳۰۹	مدینے میں فتح کی خوش خبری	۳۸۰	شہیدوں اور زخمیوں کی خبر گیری
۳۱۰	بال غنیمت کا مسئلہ	۳۸۳	رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی شاکرتے اور
۳۱۱	اسلامی لشکر مدینے کی راہ میں	۳۸۳	اس سے دعا فرماتے ہیں
۳۱۲	تمہینت کے دُور	۳۸۴	مدینے کو داپسی اور محبت و جاں سپاری کے نادر واقعات
۳۱۳	قیدیوں کا قضیہ	۳۸۵	رسول اللہ ﷺ مدینے میں
۳۱۵	قرآن کا تبصرہ	۳۸۵	مدینے میں ہنگامی حالت
۳۱۷	متفرق واقعات	۳۸۶	غزوہ حمر الاسد
۳۱۹	بدر کے بعد جنگی سرگرمیاں	۳۸۹	جنگ اُحد میں فتح و شکست کا ایک تجزیہ
۳۲۰	غزوہ بنی سلیمہ مقام کدر	۳۹۱	اس غزوے پر قرآن کا تبصرہ
۳۲۱	نبی ﷺ کے قتل کی سازش	۳۹۱	غزوے میں کارفرما فدائی معاصر اور حکمتیں
۳۲۳	غزوہ بنی قینقاع	۳۹۲	اُحد کے بعد کی فوجی مہمات
۳۲۳	یہود کی عیاری کا ایک نمونہ	۳۹۲	سُریۃ ابوسلمہ
۳۲۵	بنی قینقاع کی عمدہ شکنی	۳۹۵	عبداللہ بن انیس کی مہم
۳۲۷	محاصرہ، سپردگی اور جلاوطنی	۳۹۵	رجیع کا حادثہ
۳۲۹	غزوہ بنو نضیر	۳۹۸	برہمچو کا المیہ
۳۳۰	غزوہ ذی امر	۴۰۰	غزوہ بنی نضیر
۳۳۱	کعب بن اشرف کا قتل	۴۰۲	غزوہ نجد
۳۳۵	غزوہ بنو نضیر	۴۰۶	غزوہ بدر دوم
۳۳۶	سُریۃ زبیر بن عارضہ	۴۰۷	غزوہ دومتہ الجندل
۳۳۸	غزوہ اُحد	۴۰۹	غزوہ احزاب (جنگ خندق)
۳۳۸	انتقامی جنگ کے لیے قریش کی تیاری	۴۲۶	غزوہ بنو قریظہ
۳۳۹	قریش کا لشکر، سامان جنگ اور کھانا	۴۳۲	غزوہ احزاب و قریظہ کے بعد کی جنگی مہمات
۳۴۰	کئی لشکر کی روانگی	۴۳۲	سلام بن ابی الحقیق کا قتل
۳۴۰	مدینے میں اطلاع	۴۳۶	سُریۃ محمد بن مسلمہ
۳۴۰	ہنگامی صورتحال کے مقابلے کی تیاری	۴۳۷	غزوہ بنو لحيان
۳۴۱	کئی لشکر مدینے کے دامن میں	۴۳۸	سُریۃ غمر
۳۴۱	مدینے کی دفاعی حکمت عملی کے لیے مجلس شوریٰ	۴۳۸	سُریۃ ذوالقحصہ (۱)
۳۴۱	کا اجلاس	۴۳۹	سُریۃ ذوالقحصہ (۲)
۳۴۳	اسلامی لشکر کی ترتیب اور جنگ کے لیے روانگی	۴۳۹	سُریۃ جحوم
۳۴۴	لشکر کا معائنہ	۴۳۹	سُریۃ عیسیٰ
۳۴۵	اُحد اور مدینے کے درمیان شب گزاری	۴۴۰	سُریۃ طرف یا طرق
۳۴۵	عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی سرکشی	۴۴۰	سُریۃ فادی القرظی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۰	سُریۃ خبث	۳۴۹	مشرکین کے موقف کی تحقیق
۳۴۲	غزوہ بنی المصطلق یا غزوہ مرتدین	۳۸۰	شہیدوں اور زخمیوں کی خبر گیری
۳۴۴	غزوہ بنی المصطلق سے پہلے منافقین کا رویہ	۳۸۳	رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی شاکرتے اور
۳۴۹	غزوہ بنی المصطلق میں منافقین کا کردار	۳۸۳	اس سے دعا فرماتے ہیں
۳۴۹	مدینے سے ذلیل ترین آدمی کو نکالنے کی بات	۳۸۴	مدینے کو داپسی اور محبت و جاں سپاری کے نادر واقعات
۳۵۲	واقعہ اُحد	۳۸۵	رسول اللہ ﷺ مدینے میں
۳۵۶	غزوہ مرتدین کے بعد کی فوجی مہمات	۳۸۵	مدینے میں ہنگامی حالت
۳۵۶	سُریۃ دار بنی کلب - علاقہ دومتہ الجندل	۳۸۶	غزوہ حمر الاسد
۳۵۶	سُریۃ دیار بنی سعد - علاقہ فذک	۳۸۹	جنگ اُحد میں فتح و شکست کا ایک تجزیہ
۳۵۶	سُریۃ وادی المعتدلی	۳۹۱	اس غزوے پر قرآن کا تبصرہ
۳۵۷	سُریۃ عرینین	۳۹۱	غزوے میں کارفرما فدائی معاصر اور حکمتیں
۳۵۹	صلح حدیبیہ (ذی قعدہ ۶)	۳۹۲	اُحد کے بعد کی فوجی مہمات
۳۵۹	عمرہ خدیجہ کا سبب	۳۹۲	سُریۃ ابوسلمہ
۳۵۹	مسلمانوں میں روانگی کا اعلان	۳۹۵	عبداللہ بن انیس کی مہم
۳۵۹	کئے کی جانب مسلمانوں کی حرکت	۳۹۵	رجیع کا حادثہ
۳۶۰	بیت اللہ سے مسلمانوں کو روکنے کی کوشش	۳۹۸	برہمچو کا المیہ
۳۶۰	خول ریز محارم سے بچنے کی کوشش اور راستے	۴۰۰	غزوہ بنی نضیر
۳۶۰	کی تبدیلی	۴۰۲	غزوہ نجد
۳۶۱	بدر بن وقار کا ترشٹ	۴۰۶	غزوہ بدر دوم
۳۶۲	قریش کے لپچی	۴۰۷	غزوہ دومتہ الجندل
۳۶۳	دہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے	۴۰۹	غزوہ احزاب (جنگ خندق)
۳۶۴	حضرت عثمان کی سفارت	۴۲۶	غزوہ بنو قریظہ
۳۶۵	شہادت عثمان کی افواہ اور بیعت رضوان	۴۳۲	غزوہ احزاب و قریظہ کے بعد کی جنگی مہمات
۳۶۵	صلح اور دفعات صلح	۴۳۲	سلام بن ابی الحقیق کا قتل
۳۶۵	ابو جندل کی داپسی	۴۳۶	سُریۃ محمد بن مسلمہ
۳۶۷	حلال ہونے کے لیے قربانی اور بالوں کی کٹائی	۴۳۷	غزوہ بنو لحيان
۳۶۸	مہاجرہ عورتوں کی داپسی سے انکار	۴۳۸	سُریۃ غمر
۳۶۹	اس معاہدے کی دفعات کا حاصل	۴۳۸	سُریۃ ذوالقحصہ (۱)
۳۷۲	مسلمانوں کا غم اور حضرت عمرؓ کا مناقشہ	۴۳۹	سُریۃ ذوالقحصہ (۲)
۳۷۳	کمزور مسلمانوں کا مسئلہ حل ہو گیا	۴۳۹	سُریۃ جحوم
۳۷۴	برادران قریش کا قبول اسلام	۴۳۹	سُریۃ عیسیٰ
۳۷۵	دوسرا مرحلہ :	۴۴۰	سُریۃ طرف یا طرق
۳۷۵	نئی تبدیلی	۴۴۰	سُریۃ فادی القرظی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۷۶	بادشاہوں اور اُمراء کے نام خطوط	۵۱۳	داوی لہستانی
۴۷۶	نجاشی شاہ حبش کے نام خط	۵۱۴	تیمار
۴۷۹	مقوقس شاہ مصر کے نام خط	۵۱۴	مدینہ کو واپسی
۴۸۱	شاہ فارس خسرو پرویز کے نام خط	۵۱۵	سُریۃ ابان بن سعید
۴۸۳	قیصر شاہ روم کے نام خط	۵۱۶	غزوۃ ذات الرقاع (سہ)
۴۸۷	منذر بن ساوی کے نام خط	۵۱۹	سہ کے چند سرایا
۴۸۸	ہوذہ بن علی صاحب یمامہ کے نام خط	۵۱۹	سُریۃ قدید (صفر یا ربیع الاول سہ)
۴۸۹	حارث بن ابی ثمر غسانی حاکم دمشق کے نام خط	۵۱۹	سُریۃ حُشی (جمادی الآخرہ سہ)
۴۸۹	شاہ عمان کے نام خط	۵۲۰	سُریۃ ترمہ (شعبان سہ)
۴۹۴	صلح حدیبیہ کے بعد کی فوجی سرگرمیاں	۵۲۰	سُریۃ اطراف فدک (شعبان سہ)
۴۹۴	غزوۃ غابہ یا غزوۃ ذی سدر	۵۲۰	سُریۃ میفہ (رمضان سہ)
۴۹۷	غزوۃ خیبر اور غزوۃ داوی القرنی	۵۲۰	سُریۃ خیبر (شوال سہ)
۴۹۸	خیبر کو روانگی	۵۲۰	سُریۃ یمین وجبار (شوال سہ)
۴۹۸	اسلامی لشکر کی تعداد	۵۲۱	سُریۃ غابہ
۴۹۹	یہود کے لیے منافقین کی سرگرمیاں	۵۲۲	عمرہ قضا
۴۹۹	خیبر کا راستہ	۵۲۵	چند اور سرایا
۵۰۰	راستے کے بعض واقعات	۵۲۵	سُریۃ ابوالعوja (ذی الحجہ سہ)
۵۰۱	اسلامی لشکر، خیبر کے دامن میں	۵۲۵	سُریۃ غالب بن عبد اللہ (صفر سہ)
۵۰۲	جنگ کی تیاری اور خیبر کے قلعے	۵۲۵	سُریۃ ذات الطح (ربیع الاول سہ)
۵۰۳	معرکے کا آغاز اور قلعہ ناعم کی فتح	۵۲۵	سُریۃ ذات عرق (ربیع الاول سہ)
۵۰۵	قلعہ صعب بن معاذ کی فتح	۵۲۶	معرکہ موتہ
۵۰۵	قلعہ زبیر کی فتح	۵۲۶	معرکہ کا سبب
۵۰۶	قلعہ ابی کی فتح	۵۲۶	لشکر کے اُمراء اور نبی ﷺ کی وصیت
۵۰۶	قلعہ نزار کی فتح	۵۲۷	اسلامی لشکر کی روانگی اور عبد اللہ بن رواحہ کا گریہ
۵۰۷	خیبر کے نصف ثانی کی فتح	۵۲۷	اسلامی لشکر کی پیش رفت اور خوفناک ناگہانی حالت
۵۰۷	صلح کی بات چیت	۵۲۸	سے سابقہ
۵۰۸	ابوالحقیق کے دونوں بیٹوں کی بد عہدی اور ان کا قتل	۵۲۸	معان میں مجلس شوریٰ
۵۰۹	اموال غنیمت کی تقسیم	۵۲۸	دشمن کی طرف اسلامي لشکر کی پیش قدمی
۵۱۰	جعفر بن ابی طالب اور اشعری صحابہ کی آمد	۵۲۸	جنگ کا آغاز اور سپہ سالاروں کی یکے بعد دیگرے
۵۱۱	حضرت صفیہ سے شادی	۵۲۹	شہادت
۵۱۱	زہراؓ اور بکری کا واقعہ	۵۳۰	جھنڈا، اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے ہاتھ میں
۵۱۲	جنگ خیبر میں فریقین کے مقتولین	۵۳۱	خاتمہ جنگ
۵۱۲	فدک	۵۳۲	فریقین کے مقتولین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲۲	دشمن کے جاسوس	۵۳۲	اس معرکہ کا اثر
۵۲۲	رسول اللہ ﷺ کے جاسوس	۵۳۲	سُریۃ ذات السلاسل
۵۲۳	رسول اللہ ﷺ کے سے حنین کی طرف	۵۳۴	سُریۃ خضرہ (شعبان سہ)
۵۲۳	اسلامی لشکر پر تیر اندازوں کا اچانک حملہ	۵۳۵	غزوۃ فتح مکہ
۵۲۶	دشمن کی شکست فاش	۵۳۵	اس غزوے کا سبب
۵۲۶	تعاقب	۵۳۸	تجدید صلح کے لیے ابوسفیان مدینہ میں
۵۲۶	غنیمت	۵۴۰	غزوے کی تیاری اور اخفاء کی کوششیں
۵۲۷	غزوۃ طائف	۵۴۲	اسلامی لشکر کی راہ میں
۵۲۹	جہرا میں اموال غنیمت کی تقسیم	۵۴۲	مراظران میں اسلامي لشکر کا پڑاؤ
۵۷۰	انصار کا حزن و اضطراب	۵۴۴	ابوسفیان دربار نبوت میں
۵۷۲	وفد ہوازن کی آمد	۵۴۶	اسلامی لشکر مراظران سے کٹنے کی جانب
۵۷۳	عمرہ اور مدینہ کو واپسی	۵۴۷	اسلامی لشکر اچانک قریش کے سر پر
۵۷۴	فتح مکہ کے بعد کے سرایا اور عمال کی روانگی	۵۴۸	اسلامی لشکر ذی طوی میں
۵۷۴	تحصیل دارانِ زکوٰۃ	۵۴۸	کٹنے میں اسلامي لشکر کا داخلہ
۵۷۵	سرایا	۵۴۹	سجد حرام میں رسول اللہ ﷺ کا داخلہ
۵۷۵	سُریۃ عیینہ بن حصن فزاری	۵۴۹	اور بتوں سے تطہیر
۵۷۶	سُریۃ قطیبہ بن عامر	۵۵۰	خانہ کعبہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز اور قریش
۵۷۶	سُریۃ ضحاک بن صفیان کلابی	۵۵۰	سے خطاب
۵۷۶	سُریۃ علقمہ بن مجرزدبلیجی	۵۵۱	آج کوئی سرزنش نہیں
۵۷۶	سُریۃ علی بن ابی طالب	۵۵۱	کعبے کی کنجی (حق) بھقدار رسید
۵۷۹	غزوۃ تبوک	۵۵۲	کعبہ کی چھت پر اذان بلالی
۵۷۹	غزوہ کا سبب	۵۵۲	فتح یا شکرانے کی نماز
۵۸۰	روم و عثمان کی تیاریوں کی عام خبریں	۵۵۲	اکابر مجرمین کا خون رائیگاں قرار دے دیا گیا۔
۵۸۱	روم و عثمان کی تیاریوں کی خاص خبریں	۵۵۴	صفوان بن امیہ اور فضالہ بن عمر کا قبول اسلام
۵۸۲	حالات کی نزاکت میں اضافہ	۵۵۴	فتح کے دوسرے دن رسول اللہ ﷺ کا خطبہ
۵۸۲	رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک قطعی	۵۵۵	انصار کے اندیشے
۵۸۲	اقدام کا فیصلہ	۵۵۵	بیعت
۵۸۲	رومیوں سے جنگ کی تیاری کا اعلان	۵۵۷	مکہ میں نبی ﷺ کا قیام اور کام
۵۸۳	غزوہ کی تیاری کے لیے مسلمانوں کی دُور دُھوپ	۵۵۷	سرایا اور وفد
۵۸۴	اسلامی لشکر تبوک کی راہ میں	۵۶۰	تیسرا مرحلہ
۵۸۶	اسلامی لشکر تبوک میں	۵۶۱	غزوۃ حنین
۵۸۷	مدینہ کو واپسی	۵۶۱	دشمن کی روانگی اور ادھاس میں پڑاؤ
۵۸۸	غنائین	۵۶۱	ماہر جنگ کی زبانی سپہ سالار کی تخلیظ

عرض ناشر (طبع اول)

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه امهات المؤمنين
وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم اناك حميد مجيد۔

المكتبة السلفية کی پہلی کتاب پیارے رسول کی پیاری دعائیں ۱۹۵۳ء میں طبع ہوئی تھی۔
اس کتاب کے مرتب والد گرامی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ ضیف حفظہ اللہ تعالیٰ کو اس کتاب کی ترتیب و
طباعت میں حسن نیت کا صلہ اللہ عزوجل نے یہ دیا کہ اس کے بعد المكتبة السلفية نے ایسی ایسی
کرائے قدر کتب اتنے عمدہ معیار پر شائع کیں کہ پاکستان کے اکثر مذہبی و دینی کتب کے ناشرین نے اس
کو شعل راہ بنایا۔

المكتبة السلفية کا آغاز حضرت والد گرامی مدظلہ العالی نے "پیارے رسول کی پیاری دعائیں"
کی ترتیب و اشاعت سے کر دیا تھا لیکن المكتبة السلفية کو ایک با مقصد اور با ضابطہ ادارہ
تخلیل دیتے وقت انہوں نے اپنے تلمیذ رشید (اور میرے استاد محترم) مولانا حافظ عبدالرحمن گوہر ٹوی
کو رفاقت و شراکت کے لیے منتخب کر لیا۔

استاذ و شاگرد کی اسی رفاقت و شراکت ہی میں دراصل المكتبة السلفية کا نام متعارف،
مستحسن ہوا۔ بارک الله سعيهم۔

پیارے رسول کی پیاری دعائیں کے بعد المكتبة السلفية نے اُس دور کے حسن کتابت و
مست اور تصحیح اغلاط کا اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے الفوز الکبیر عربی (ٹائپ) اور حیات ولی (اردو)
کی کتابوں کی اشاعت سے کام کا آغاز کیا۔

اس کے بعد المكتبة السلفية کو عالم اسلام میں متعارف کرانے والی کتاب التعليقات
على سنن النسائي کو عمدہ ترین معیار پر شائع کر کے پاکستان میں جدید حواشی کے ساتھ متون حدیث کی اشاعت
کے علاوہ مرعاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کی جلد اول شائع کر کے شروح حدیث کی طباعت میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۲۶	چار دن پہلے	۵۹۰	اس غزوے کا اثر
۶۲۷	ایک یا دو دن پہلے	۵۹۱	اس غزوہ سے متعلق قرآن کا نزول
۶۲۸	ایک دن پہلے	۵۹۱	اس سن کے بعض اہم واقعات
۶۲۸	حیات مبارکہ کا آخری دن	۵۹۲	حجۃ الوداع حضرت ابوبکر صدیقؓ
۶۲۹	نزع رداں	۵۹۳	غزوات پر ایک نظر
۶۳۰	غم ہائے بیکراں	۵۹۶	اللہ کے دین میں فوج در فوج داخلہ
۶۳۱	حضرت عیسیٰ کا موقف	۵۹۷	دُفد
۶۳۱	حضرت ابوبکرؓ کا موقف	۶۱۲	دعوت کی کامیابی اور اثرات
۶۳۲	تجیز و تکفین اور تدفین	۶۱۳	حجۃ الوداع
۶۳۳	خانہ نبوت	۶۲۲	آخری فوجی مہم
۶۳۳	اخلاق و ادھار	۶۲۳	رفیق اعلیٰ کی جانب
۶۳۳	علیہ مبارک	۶۲۳	الوداعی آثار
۶۳۸	کمال نفس اور مکارم اخلاق	۶۲۴	مرض کا آئینہ
۶۵۲	کتب حوالہ	۶۲۴	آخری ہفتہ
...	...	۶۲۴	وفات سے پانچ دن پہلے

محسوس کر رہا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے کتاب لکھنے سے پہلے ہی یہ بات طے کر لی تھی کہ اسے بارِ خاطر بن جانے والے طول اور ادائیگی مقصود سے قاصر رہ جانے والے اختصار دونوں سے بچتے ہوئے متوسط درجے کی ضخامت میں مرتب کروں گا۔ لیکن جب کتب سیرت پر نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ واقعات کی ترتیب اور جزئیات کی تفصیل میں بڑا اختلاف ہے۔ اس لیے میں مندرجہ ذیل کیا کہ جہاں جہاں ایسی صورت پیش آئے وہاں بحث کے ہر پہلو پر نظر دوڑا کر اور بھرپور تحقیق کر کے جو نتیجہ اخذ کروں اسے اصل کتاب میں درج کر دوں۔ اور دلائل و شواہد کی تفصیلات اور ترجیح کے اسباب کا ذکر نہ کروں۔ ورنہ کتاب غیر مطلوب حد تک طویل ہو جاتے گی۔ البتہ جہاں یہ اندیشہ ہو کہ میری تحقیق قارئین کے لیے حیرت و استعجاب کا باعث بنے گی، یا جن واقعات کے سلسلے میں عام اہل قلم نے کوئی ایسی تصویر پیش کی ہو جو میرے نقطہ نظر سے صحیح نہ ہو وہاں دلائل کی طرف بھی اشارہ کر دوں۔

یا اللہ! میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی مقدر فرما۔ تو یقیناً غفور و ودود ہے۔ عرش کا مالک ہے اور بزرگ و برتر ہے۔

صفی الرحمن مبارکپوری

جامعہ سلفیہ
بنارس، ہند

جمعة المبارک
۲۳ رجب ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۷۶ء

عرب — محل وقوع اور قومیں

سیرت نبوی درحقیقت اس پیغام ربانی کے عملی پرتو سے عبارت ہے، جسے رسول اللہ نے انسانی حیثیت کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جس کے ذریعے انسان کو تاریکیوں سے نکال کر نور میں اور بندوں کی بندگی سے نکال کر خدا کی بندگی میں داخل کر دیا تھا۔ چونکہ اس سیرت طیبہ کی سمجھت گری ممکن نہیں جب تک کہ اس پیغام ربانی کے نزول سے پہلے کے حالات و حالات کا تقابل نہ کیا جائے اس لیے اصل بحث سے پہلے پیش نظر باب میں اسلام سے پہلے کے احوال اور ان کے نشوونما کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ان حالات کا خاکہ پیش کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔

لفظ عرب کے لغوی معنی ہیں صحرا اور بے آب و گیاہ زمین۔ عہد قدیم سے عرب کا محل وقوع یہ لفظ جزیرہ نمائے عرب اور اس میں بسنے والی قوموں پر بولا گیا ہے۔

عرب کے مغرب میں بحر احمر اور جزیرہ نمائے سینا ہے۔ مشرق میں خلیج عرب اور جنوبی عراق۔ جنوب میں بحر عرب ہے جو درحقیقت بحر ہند کا پھیلاؤ ہے۔ شمال میں ملک شام اور شمالی عراق ہے۔ ان میں سے بعض سرحدوں کے متعلق اختلاف بھی ہے۔ کل رقبہ تقریباً ۱۰ لاکھ سے تیرہ لاکھ مربع میل تک کیا گیا ہے۔

نمائے عرب طبعی اور جغرافیائی حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اندرونی طور پر یہ ہر قوم کے لیے اس پر قبضہ کرنا اور اپنا اثر و نفوذ پھیلانا سخت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قلب عرب کے باشندے عہد قدیم سے اپنے جملہ معاملات میں مکمل طور پر آزاد و خود مختار نظر آتے ہیں۔ عظیم طاقتوں کے ہمسایہ تھے کہ اگر یہ ٹھوس قدرتی رکاوٹ نہ ہوتی تو ان کے حملے روکنا مشکل عرب کے بس کی بات نہ تھی۔

جزیرہ نمائے عرب پُرانی دنیا کے تمام معلوم بزرگظلموں کے بچوں بیچ واقع ہے اور

خشکی اور سمندر دونوں راستوں سے ان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اس کا شمال مغربی گوشہ، بڑا عظیم افریقہ میں داخلے کا دروازہ ہے۔ شمال مشرقی گوشہ یورپ کی کنجی ہے۔ مشرقی گوشہ ایران، وسط ایشیا اور مشرق بعید کے دروازے کھولتا ہے اور ہندوستان اور چین تک پہنچاتا ہے۔ اسی طرح ہر براعظم سمندر کے راستے بھی جزیرہ ملتے عرب سے جڑا ہوا ہے اور ان کے جہاز عرب بندرگاہوں پر براہ راست لنگر انداز ہوتے ہیں۔

اس جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے جزیرۃ العرب کے شمالی اور جنوبی گوشے مختلف قوموں کی آماجگاہ اور تجارت و ثقافت اور فنون و مذاہب کے لین وین کا مرکز رہ چکے ہیں۔

مؤرخین نے نسلی اعتبار سے عرب اقوام کی تین قسمیں قرار دی ہیں۔
عرب قویں (۱) عرب باندہ — یعنی وہ قدیم عرب قبائل اور قومیں جو بالکل ناپید ہو گئیں اور ان کے متعلق ضروری تفصیلات بھی دستیاب نہیں۔ مثلاً عاد، ثمود، طسم، جدیس، عمارقہ وغیرہ۔

(۲) عرب عاریہ — یعنی وہ عرب قبائل جو یعرب بن یثجب بن قحطان کی نسل سے ہیں۔ انہیں قحطانی عرب کہا جاتا ہے۔

(۳) عرب شمریہ — یعنی وہ عرب قبائل جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ انہیں عدنانی عرب کہا جاتا ہے۔

عرب عاریہ یعنی قحطانی عرب کا اصل گہوارہ ملک یمن تھا۔ یہیں ان کے خاندان اور قبیلے مختلف شاخوں میں چھوٹے، پھیلے اور بڑھے۔ ان میں سے دو قبیلوں نے بڑی شہرت حاصل کی۔
(الف) حمیر — جس کی مشہور شاخیں زید الجہور، قضاعہ اور سگاسک ہیں۔

(ب) کہلان — جس کی مشہور شاخیں ہمدان، انمار، طئی، مذحج، کنذہ، لخم، جذام، ازد و اوس خزرج اور اولاد جثنہ ہیں، جنہوں نے آگے چل کر ملک شام کے اطراف میں بادشاہت قائم کی اور آل غسان کے نام سے مشہور ہوئے۔

عام کہلانی قبائل نے بعد میں یمن چھوڑ دیا اور جزیرۃ العرب کے مختلف اطراف میں پھیل گئے۔ ان کے عمومی ترک وطن کا واقعہ سیل عرم سے کسی قدر پہلے اس وقت پیش آیا جب رومیوں نے مصر و شام پر قبضہ کر کے اہل یمن کی تجارت کے بحری راستے پر اپنا تسلط جمایا، اور بڑی شاہراہ کی سہولیات غارت کر کے اپنا وباؤ اس قدر بڑھا دیا کہ کہلانیوں کی تجارت تباہ ہو کر رہ گئی۔

محب نہیں کہ کہلانی اور حمیری خاندانوں میں چشمک بھی رہی ہو اور یہ بھی کہلانیوں کے ترک وطن کا ایک مؤثر سبب بنی ہو۔ اس کا اشارہ اس سے بھی ملتا ہے کہ کہلانی قبائل نے تو ترک وطن کی بجائے یہی قبائل اپنی جگہ برقرار رہے۔

کہلانی قبائل نے ترک وطن کیا ان کی چار قسمیں کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ انہوں نے اپنے سردار عمران بن عمرو مزقیار کے مشورے پر ترک وطن کیا۔ پہلے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے اور حالات کا پتا لگانے کے لیے آگے بڑھتے گئے۔ انہوں نے کو بھجوتے رہے لیکن آخر کار شمال کا رخ کیا اور پھر مختلف شاخیں گھومتے گھماتے گئے۔ اسی طور پر سکونت پذیر ہو گئیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اس نے اولاً حجاز کا رخ کیا اور ثعلبیہ اور ذی قار کے درمیان اقامت اختیار کی۔ جب اس کی اولاد بڑی ہو گئی اور خاندان مضبوط ہو گیا تو مدینہ کی طرف کوچ کیا، اسی ملک کو وطن بنا لیا۔ اسی ثعلبہ کی نسل سے اوس اور خزرج ہیں جو ثعلبہ کے صاحبزادے حارثہ

یعنی خزاعہ اور اس کی اولاد یہ لوگ پہلے سرزمین حجاز میں گردش کرتے ہوئے مراء الظہران میں خیمہ زن ہوئے۔ پھر حرم پر دھاوا بول دیا اور بنو جزم کو نکال دیا۔ بعد ازاں وہ بادشاہش اختیار کر لی۔

اس نے اور اس کی اولاد نے عمان میں سکونت اختیار کی اس لیے یہ لوگ از د عمان کہلاتے ہیں۔ اس سے تعلق رکھنے والے قبائل نے تہامہ میں قیام کیا۔ یہ لوگ از د شنوءہ کہلاتے ہیں۔

اس نے ملک شام کا رخ کیا۔ اور اپنی اولاد سمیت وہیں متوطن ہو گیا۔ یہی شخص غسانی بادشاہوں کا جد اعلیٰ ہے۔ انہیں آل غسان اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں سے پہلے حجاز میں غسان نامی ایک پشتے پر کچھ عرصہ قیام کیا تھا۔

ان ہی لخمیوں میں نصر بن ربیعہ تھا جو حیرہ کے شاہان آل منذر کا جد اعلیٰ ہے۔ اس قبیلے نے بنو ازد کے ترک وطن کے بعد شمال کا رخ کیا اور اجاد اور سلیمان نامی دو ملکوں میں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گیا، یہاں تک کہ یہ دونوں پہاڑیاں قبیلہ طی کی نسبت مشہور ہو گئیں۔ یہ لوگ پہلے بحرین — موجودہ الأحساء — میں خیمہ زن ہوئے۔ لیکن مجبوراً وہاں

عرب۔ حکومتیں اور سرداریاں

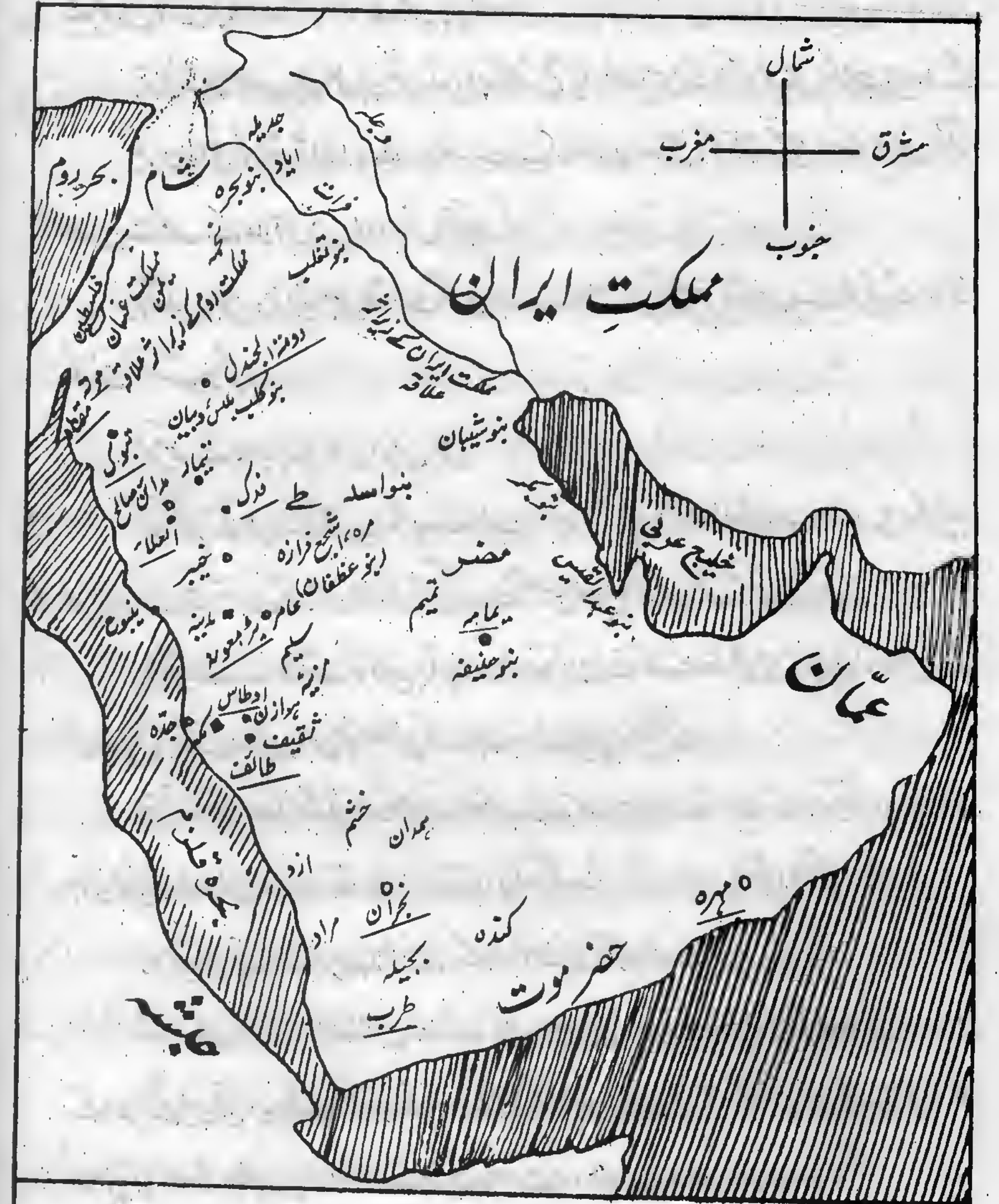
اسلام سے پہلے عرب کے جو حالات تھے ان پر گفتگو کرتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کچھ تین سو سالوں اور مذاہب و ادیان کا بھی ایک مختصر سا خاکہ پیش کر دیا جائے تاکہ ظہور اسلام کے حالات جو پوزیشن تھی وہ باسانی سمجھ میں آسکے۔

جس وقت جزیرۃ العرب پر خورشید اسلام کی تابناک شعاعیں ضوئے فکری ہوئیں وہاں دو قسم کے حکمران تھے۔ ایک تاج پوش بادشاہ جو درحقیقت مکمل طور پر آزاد و خود مختار نہ تھے اور دوسرے قبائلی رئیسین اختیارات و امتیازات کے اعتبار سے وہی حیثیت حاصل تھی جو تاج پوش بادشاہوں کے لئے تھی۔ ان کی اکثریت کو ایک مزید امتیاز یہ بھی حاصل تھا کہ وہ پورے طور پر آزاد و خود مختار تھے بلکہ پیش رو تھے شاہانِ یمن، شاہانِ آلِ غسان (شام) اور شاہانِ حیرہ (عراق) بقیہ عرب حکمراں تاج پوش نہ تھے۔ عرب عاربہ میں سے جو قدیم ترین میانہ قوم معلوم ہو سکی وہ قوم سبائے۔

سبائے کی بادشاہی اور (عراق) سے جو کتبات برآمد ہوئے ہیں ان میں ڈھائی ہزار سال قبل مسیح کے قریب ذکر ملتا ہے لیکن اس کے عروج کا زمانہ گیارہ صدی قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے اس کے اہم ادوار یہ ہیں:

سبائے ق م سے پہلے کا دور۔ اس دور میں شاہانِ سبائے کا لقب مکرِب سبائے تھا۔ ان کا تخت عمرواح تھا جس کے کھنڈر آج بھی مآرب کے مغرب میں ایک دن کی راہ پر پائے جاتے ہیں اور خیریبہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی دور میں مآرب کے مشہور بند کی بنیاد رکھی گئی۔ یمن کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دور میں سلطنتِ سبائے کے عروج حاصل ہوا کہ انہوں نے عرب کے اندر اور عرب سے باہر جگہ جگہ اپنی نوآبادیاں قائم کیں۔

سبائے ق م سے ۵۰۰ سال تک کا دور۔ اس دور میں سبائے کے بادشاہوں نے مکرِب کا لفظ (بادشاہ) کا لقب اختیار کر لیا اور عمرواح کے بجائے مآرب کو اپنا دار السلطنت بنایا۔



خط کشیدہ الفاظ مقامات کے نام ہیں۔
باقی قبائل کے نام ہیں۔

ابتداءً بتو کے زمانے کا عرب